REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

383

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۸ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۲۰ شہادت ۱۳۳۵ ہش ۔ ۲۰ اپریل ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۹ اپریل۔ حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کی عام طبیعت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ لیکن کل سے کچھ بخار کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

— لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا بیٹا محمود احمد (عمر چھ ماہ) کو اگزیما کی تکلیف پھر زیادہ ہو گئی ہے۔ اور وہ بہت سخت تکلیف میں ہے۔ اور سارا چہرہ اور سر اور جسم اگزیما کے زخموں سے بھرا ہوا ہے۔ اور بچہ دن رات درد سے کراہتا ہے۔ اور بے چین رہتا ہے۔ اس کی والدہ بھی شب و روز کی تیمارداری سے تھک کر چور ہو رہی ہیں۔ احباب جماعت اس معصوم جان کی صحت یابی

مشک خالص کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو فوری طور پر مشک خالص کی ضرورت ہے۔ لہٰذا جو احباب ایسے مقامات پر رہتے ہیں۔ جہاں خالص مشک ملتی ہے۔ تو وہ تین چار تولے مشک فوراً بھجوا دیں۔ اور قیمت وغیرہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ ان کو رقم بھجوا دی جائے۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح

لبنانی بچوں کے لئے امریکی امداد

واشنگٹن ۱۹ اپریل۔ لبنان کے حالیہ زلزلہ کا شکار ہونے والے بچوں کے لئے امریکہ کی جونیئر ریڈ کراس نے پانچ ہزار ڈالر کے کپڑے خریدے ہیں۔ امریکی ریڈ کراس نے یہ رقم جنیوا میں ریڈ کراس سوسائٹیوں کی لیگ کے پاس جمع کرا دی ہے۔

— سحر و افطار —

	سحری	افطار
۷ رمضان المبارک مطابق ۱۹ اپریل	—	۶ بجکر ۴۴ منٹ پر
۸ رمضان المبارک	۴ بجکر ۱ منٹ	۶ ” ۴۴ ”

معاہدۂ بغداد کی کونسل میں مسئلہ کشمیر پیش کر دیا گیا

مختلف نمائندوں کی طرف سے پاکستان کے مطالبہ کی حمایت

تہران ۱۹ اپریل۔ پاکستان نے کل رات معاہدہ بغداد کی کونسل کے ایک خاص اجلاس میں مسئلہ کشمیر پیش کر دیا۔ دوسرے وفدوں نے عام طور پر کشمیر سے متعلق پاکستان کے مطالبہ کی حمایت کی۔ یہ مسئلہ پیش کرتے ہوئے وزیر اعظم جناب محمد علی نے مختلف ملکوں کے نمائندوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اس قضیہ کو منصفانہ طریق پر حل کرانے میں پاکستان کی حمایت کریں۔ انہوں نے کونسل کو بتایا کہ پاکستان کشمیر کے مسئلہ کو انتہائی اہم سمجھتا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے فلسطین اور الجزائر کے سوال بھی اٹھائے۔ اس اجلاس میں مختلف وفود کے قائدین اور ان کے خاص مشیروں نے شرکت کی تھی۔ امریکہ کے مبصر مسٹر لائے ہنڈرسن بھی اس میں شریک ہوئے اجلاس چار گھنٹے تک جاری رہا۔ اس سے پہلے کونسل کے دو اجلاس منعقد ہوئے صبح کے اجلاس میں بین الاقوامی صورت حال پر بحث کی گئی۔ بحث کا انداز عام نوعیت کا تھا۔ اس میں مخالفوں کی سرگرمیوں کا خاص طور پر ذکر آیا۔ ترکی کے علاوہ تمام ممبر ممالک کے مندوبین نے بحث میں حصہ لیا۔ کونسل کا اجلاس آج بھی ہو رہا ہے۔ اس میں دفاعی کمیٹی کی رپورٹ اور اس مشترکہ اعلان پر غور کیا جائے گا۔ جو اجلاس کے اختتام پر جاری ہوگا۔

(مشرق وسطیٰ کے نزاعی امور کا پُرامن تصفیہ)

امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے روسی بیان کا خیر مقدم

واشنگٹن ۱۹ اپریل۔ مشرق وسطیٰ کے تمام نزاعی امور کو پُرامن طریق سے حل کرنے کے بارے میں حکومت روس نے جو بیان جاری کیا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ نے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ کل وائٹ ہاؤس سے ایک اعلان جاری کیا گیا جس میں لکھا تھا کہ روس نے مشرق وسطیٰ کے نزاعی امور کو پُرامن ذرائع سے حل کرنے کے بارے میں کامل تعاون اور ہر ممکن امداد کا جو یقین دلایا ہے۔ صدر آئزن ہاور اس کا خیر مقدم کرتے ہیں — برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ نے بھی روسی بیان کا خیر مقدم کیا ہے۔ کل انہوں نے دار العوام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم حکومت روس کے بیان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ لیکن روس کے سابقہ رویہ کے پیش نظر اس پر احتیاط سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا برطانیہ مشرق وسطیٰ کے متعلق ۱۹۵۰ء کے سہ طاقتی اعلان کا پابند ہے۔ اور آئندہ بھی اس کا پابند رہے گا۔ اس اعلان میں امریکہ برطانیہ اور فرانس نے اس عزم کا اظہار کیا تھا۔ کہ ضرورت پڑنے پر تینوں طاقتیں مشرق وسطیٰ میں مداخلت کریں گی۔

ہم کہ امن پوری طرح بحال رہے۔ اور کسی قسم کی تخریبی سرگرمیاں ظہور میں نہ آئیں۔

دریائے سندھ کے پانی کے متعلق سمجھوتے کی توقع

نیویارک ۱۹ اپریل۔ عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجن بلیک نے کہا ہے کہ عالمی بنک دریائے سندھ کے پانی کے استعمال کے بارے میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سمجھوتہ کرانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ کل انہوں نے اقوام متحدہ کی اقتصادی اور معاشرتی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ اس مسئلہ پر دونوں ملکوں کے وفود کے درمیان واشنگٹن میں بات چیت کا جو سلسلہ جاری ہے۔ اس میں عالمی بنک عملی حصہ لیتا رہا ہے۔

قبرص کے متعلق بات چیت کی پیشکش

لنڈن ۱۹ اپریل۔ برطانیہ نے قبرص کے مستقبل کے بارے میں نئے سرے سے بات چیت کرنے کی پیشکش کی ہے اس سلسلہ میں یہ شرط عائد کی گئی ہے

فرانس نے تونس کی نئی حکومت کو پولیس کے اختیارات منتقل کر دیئے

تونس ۱۹ اپریل۔ فرانس نے تونس کی نئی حکومت کو پولیس کے اختیارات سونپ دیئے ہیں۔ اختیارات کی منتقلی کے سلسلہ میں کل ایک خاص تقریب منعقد کی گئی جس میں فرانسیسی ہائی کمشنر نے باقاعدہ پولیس کے اختیارات منتقل کرنے کا اعلان کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۵۶ء

اسلام کا معتدل لائحہ زندگی

الفضل کی اسی اشاعت میں دوسری جگہ ہم روزنامہ نوائے پاکستان ۱۶ اپریل ۱۹۵۶ء سے جناب تحسین صاحب جعفری کا ایک مضمون شکریہ کے ساتھ نقل کر رہے ہیں۔ فاضل مضمون نگار نے مضمون میں زندگی کے متعلق دو متضاد نظریوں کے درمیان اسلام کے ایک معتدل لائحہ حیات کو پیش کیا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ دنیا میں یہ دو متضاد نظریات حیات ساتھ ساتھ نشوونما پاتے چلے آئے ہیں۔ ایک طرف تو وہ لوگ ہیں۔ جو دنیا کو محض مادہ کے بے سمجھ تغیر و تبدل سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ اصل چیز مادہ ہے۔ مادہ میں مختلف قوتیں ہیں۔ جو کیمیائی عمل سے مختلف صورتیں اختیار کرتا رہتا ہے۔ اور انسانی زندگی بھی محض ایک کیمیائی عمل کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ان مادی قوتوں کے پیچھے کوئی سمجھدار دماغ کام نہیں کر رہا۔ ظاہر ہے کہ اس نظریہ کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں نکل سکتا۔ کہ انسان صرف اپنی عقل کی پرستش کرے۔ زندگی کو اس دنیا تک محدود خیال کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ عیش و عشرت یا لذت کے حصول کی طرف لگ جائے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی۔ معاد کا خیال ایسے نظریہ کے ساتھ جوڑ نہیں کھا سکتا۔ اس لئے ایسے نظریات رکھنے والے لوگ صرف دنیا کی طرف ہی جھک جاتے ہیں۔

دوسری طرف موجودہ بدھ ازم اور موجودہ عیسائیت جینزم اور دیگر ہندوستانی مت ہیں۔ جو مادہ کو محض فرضی چیز اور صرف روح کو حقیقی مانتے ہیں۔ اس لئے ان کے نزدیک مادہ سے جس کو وہ مایا کہتے ہیں روح کے خلاصی حاصل کرنے ہی سے انسان نجات پا سکتا ہے۔ ان دونوں متضاد نظریوں کے گوناگوں مدارج ہیں۔ جن کی تفصیل مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تو ان متضاد نظریوں کی مبالغہ آمیز صورتیں ہیں۔ دراصل انسانی ذہنیت کی یہ ایک خصوصیت ہے۔ کہ جب اس کا ذہن ایک راستہ پر چل پڑتا ہے۔ تو وہ اکثر اعتدال کی حدود سے دور نکل جاتا ہے۔ عقل جو دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لئے انسان کو بطور چراغ کے عطا کی گئی ہے۔ اس کی رہنمائی کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ اور انسان جذبات کی رو میں ایسا بہ نکلتا ہے۔ کہ ساحلِ مراد اس کی آنکھ سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

یہ درست ہے۔ کہ مختلف زمانوں میں عام لوگوں خاصکر انبیاء علیہم السلام نے انسان کو معتدل راستہ کی طرف لانے کے لئے بڑی کوششیں کی ہیں۔ اور انہیں اپنے اپنے وقت اور اپنے اپنے مقصد کی وسعت کی حد تک کامیابی بھی ہوئی ہے۔ لیکن اسلام نے اپنی جاودانی تعلیم میں ان دونوں متضاد راستوں کے درمیان ایک درمیانی راستہ ایسے صحیح اور جچے تلے الفاظ میں پیش کیا ہے۔ کہ اگر ہم قرآن کریم کی رہنمائی قبول کریں۔ تو سیدھے راستے سے بھٹکنا ممکن نہیں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قد تبین الرشد من الغی

مگر اس کے باوجود کہ اسلامی تعلیم نے صراط مستقیم واضح کر دی ہے۔ یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے۔ کہ طبعی انتہا پسندی یہاں بھی اپنا عمل کرتی رہی ہے۔ اور وہ لوگ بھی جو قرآن و سنت کو اپنا رہنما خیال کرتے ہیں۔ لادینی عوامل کے زیر اثر اسلام کے معتدل راستہ سے ہٹ جاتے رہے ہیں۔ اسلام میں جو مختلف مکاتیب خیال ہیں۔ جنہوں نے فرقہ بندی کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اسلام کا راستہ تو صرف ایک ہے۔ جو اعتدال کا راستہ ہے۔

لادینی فلسفہ اور لادینی تحریکوں نے مختلف زمانوں میں مسلمانوں پر بھی اثر ڈالا ہے۔ اور یہاں تک اثر ڈالا ہے۔ کہ قرآن مجید کی صریح آیات میں سے اس کے بالکل متضاد معنی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حد یہ ہے کہ ایک طرف عیسائیت اور ہندوازم کے زیر اثر جہاں رہبانیت مسلمانوں میں در آئی ہے۔ کلیساؤں اور مندروں کے نمونہ پر خانقاہیں آباد کی گئی ہیں۔ تو دوسری طرف مکاتب اور مدارس میں اسلام کو محض خشک قانون کا ایک بے اثر اور کھوکھلا ڈھانچہ بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ ظاہر و باطن اور شریعت و طریقت کا جھگڑا کیا ہے؟ یہ اسلام کے اندر انسان کی وہی انتہا پرست ذہنیت ہے۔ جو ایک دوسرے رنگ میں ظہور کر رہی ہے۔ دوسرے لفظوں میں جہاں ہماری خانقاہیں رہبانیت کی پرورش کرتی ہیں۔ وہاں ہمارے مکاتب و مدارس محض مادہ پرستی کی طرف لے جانے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔

الا ماشاء اللہ ہمارے صوفی اور مولوی دونوں ہی انتہا پسند واقع ہوئے ہیں۔ ظاہر اور باطن جن کو اسلام نے ایک اصل کی دو شاخوں کے طور پر پیش کیا تھا۔ ہماری دستبرد سے اب متقابل اور متخاصم نظریے بن گئے ہیں۔ جہاں ایک طرف اسلامی دعا کو ٹونے ٹوٹکے اور جنتر منتر کا لباس پہنا دیا گیا ہے۔ تو دوسری طرف دعا کے اثر سے ہی عملاً انکار کر دیا گیا ہے۔ اور شریعت کو صرف ایک بے روح جادۂ عمل سمجھ لیا گیا ہے۔

آخر الذکر نظریہ کی مثال آجکل سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی تحریک اسلامی میں نمایاں طور پر ملتی ہے۔ تحریک کا مقصد تو یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کی جائے۔ لیکن جماعت کی تمامتر جدوجہد اقتدار پر قبضہ کرنے اور بزور قوت اسلامی شریعت نافذ کرنے میں صرف ہو رہی ہے۔ دعا اور تعلق باللہ کی ایسی توجیہات کی گئی ہیں۔ جو موجودہ مغربی نیچر پرستی کے چوکھٹے میں فٹ آ سکیں۔ اس نظریہ کے مطابق دعا اور تعلق باللہ محض تسکین دل کا ذریعہ ہیں۔ ورنہ ان کی کوئی ٹھوس حقیقت نہیں اس کے ثبوت کے لئے آپ مودودی صاحب اور جماعت اسلامی کا تمام لٹریچر ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک پڑھ جائیں۔ آپ کو کہیں روحانیت نظر نہیں آئیگی۔ یہ تمام لٹریچر انسانی دلوں میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے نہیں لکھا گیا۔ بلکہ صرف حکومت پر ایسے لوگوں کے قبضہ کرانے کے لئے ہے۔ جو اشتراکیت اور فاشزم کی طرح بزور شمشیر اپنے نظریات نافذ کریں گے۔

اس طرح اسلام کے اندر بھی ایک بڑی حد تک وہی انتہا پسندی گھس آئی ہے۔ جس نے پہلے ادیان کو رہبانیت اور مادہ پرستی کی دو انتہاؤں میں تقسیم کر دیا تھا۔ اگر ہم ہندوستانی ایرانی اور چینی مذاہب کا مطالعہ کریں۔ تو یہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ کہاں جا کر یہ مذاہب دو انتہاؤں میں بٹ جاتے ہیں۔ یورپ کی عیسائیت کی تاریخ میں یہ مطالعہ بہت آسان ہو گیا ہے۔ پولوس رسول نے تقریباً تمام قدیمی بت پرستانہ رسوم کو عیسائی لبادہ پہنا دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا صحیح تصور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیش کرتے تھے۔ لادینی رسومات کے سمندر میں غرق کر دیا گیا۔ ایک مدت تک یورپ میں پوپ کی رہنمائی میں عیسائیت اسی رنگ میں پھیلتی رہی۔ اور رہبانیت نشوونما پاتی رہی۔ لیکن جب انتہا ہو چکی۔ تو یورپ کی فطرت بیدار ہو گئی۔ اس نے توہمات کا جال اپنے گرد تنا ہوا دیکھا۔ اس طرح نئے انقلاب کی طرح ڈال دی۔ مگر اعتدال کے راستہ سے بھٹک کر۔ دوسری انتہا مادہ پرستی کی طرف جھک گئی ہے۔

یقیناً اسلام کا یہ حشر تو نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اسکی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ بہت سے مسلمان مغرب کی لادینی تحریکوں سے متاثر ہو چکے ہیں۔ اور

ماہِ صیام میں روزہ کا فدیہ

فدیہ مسکین کے متعلق بعض احباب غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ معمولی بیماری یا عارضہ پیش آنے پر فدیہ مسکین ادا کر کے روزہ معاف ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام میں ایسا کوئی حکم موجود نہیں ہے۔ البتہ یہ حکم موجود ہے۔ کہ بیمار اور مسافر ہونے کی صورت میں روزے نہ رکھے جائیں۔ اور دوسرے دنوں میں روزے رکھ کر یہ گنتی پوری کر لی جائے۔ اس کے متعلق احباب کی رہنمائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو فرمایا۔ جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں۔ کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے۔ مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے۔ کہ بعد وضع حمل بہ سبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر مسدود ہو جائے گی۔ اور سال پھر اسی طرح گزر جائیگا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت کبھی نہیں رکھتے۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جائے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں۔ وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ان کو ہی ہدایت دی جائے گی۔"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

(ناظر رشد و اصلاح ربوہ)

384

بھوشیہ پران اور تخت سلیمان (کشمیر) کے کتبوں میں

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی آمد ہندوستان کا ذکر

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری

—— قسط اوّل ——

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ریویو آف ریلیجنز کے بعض مضامین میں یہ ذکر کیا ہے۔ کہ ہندوؤں کی ایک کتاب میں حضرت مسیح ناصری کی ہندوستان میں آمد کا بیان موجود ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"ہندوؤں کے پاس بھی ایک کتاب ہے جس میں شہزادہ نبی کا ذکر ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء)

اسی طرح کشمیر میں تخت سلیمان کے بعض کتبوں کا بھی آپ نے حوالہ دیا ہے۔ ان حوالہ جات کی تفصیل چونکہ آپ نے بیان نہیں فرمائی۔ اس لئے اس تحقیق کی تائید میں بعض شواہد درج ذیل ہیں۔

بھوشیہ پران کا حوالہ

ہندوؤں کی جس کتاب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشارۃً ذکر کیا ہے۔ وہ "بھوشیہ پران" ہے۔ جو کہ ۱۸ پرانوں میں شامل ہے۔ اس پران میں سرینگر کے قریب راجہ "شالباہن" اور حضرت مسیح ناصریؑ کی ملاقات کا ذکر موجود ہے۔ یہ پران پہلی مرتبہ ۱۹۱۰ء میں مہاراجہ کشمیر سر پرتاپ سنگھ کے حکم سے بمبئی میں بزبان سنسکرت شائع ہوا۔ زیر نظر حصہ کا ترجمہ مشہور رام اوپدیشک مہاشہ لکشمن نے اپنے رسالہ "بھوشیہ پران کی آلوچنا" میں درج کیا ہے۔ یہ ترجمہ سنسکرت آمیز ہندی عبارت میں ہے۔

دوسرا ترجمہ انگریزی زبان میں ڈاکٹر شونانھ شاستری سے مکرم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار نے کرایا۔ جو کہ خواجہ نذیر احمد صاحب بار ایٹ لاء نے بھی اپنی کتاب "Jesus in Heaven on Earth" میں شائع کیا ہے۔ یہ دونوں ترجمے درج ذیل ہیں:۔

(۱) مہاشہ لکشمن نے سنسکرت متن دینے کے بعد مندرجہ ذیل الفاظ میں ترجمہ دیا ہے۔

"ایک بار شک دیش کا راجہ شالباہن ہمالہ کی چوٹی پر گیا۔ اس طاقتور راجہ نے ہون دیش کے بیچ پہاڑ پر بیٹھے ہوئے ایک گورے رنگ والے سفید کپڑے پہنے ہوئے پاک انسان کو دیکھا۔ راجہ نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ خوش ہو کر بولا۔ میں کنواری کے گربھ (بطن) سے پیدا ہوا ہوا خدا کا بیٹا ہوں۔ میں ملیچھ دھرم (یعنی غیر آریہ دھرم) کا اپدیشک (واعظ) اور ستیہ برت (سچائی) کا دھارن (اختیار) کرنے والا ہوں۔ یہ سنکر راجہ نے کہا کہ آپ کون سے دھرم کو مانتے ہیں؟ وہ بولا مہاراج! ملیچھ دیش میں ستیہ (سچائی) کے ناش ہونے اور مریادا (حدود شریعت) کے ٹوٹ جانے سے میں مسیح روپ میں پرگٹ (ظاہر) ہوا ہوں۔ .... نیا شدہ تمستھا کلیان کاری ایشں (ازلی مقدس اور فائدہ بخش خدا) کی مورتی ہردے (دل) میں پرابت (حاصل) ہونے کے کارن میرا یہ مسیح یہ نام مشہور ہے" (بھوشیہ پران پرتی سرگ پرب کھنڈ ۳ ادھیائے ۲ شلوک ۲۱ تا ۲۵ و ۳۰)

(۲) دوسرا ترجمہ ڈاکٹر شونانھ شاستری نے جو انگریزی میں کیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

"ایک دن راجہ شالباہن ہمالہ پہاڑ کے ایک ملک میں گیا۔ وہاں اس نے ساکا قوم کے ایک راجہ کو وین[1] (Wien) مقام پر دیکھا وہ خوبصورت رنگ کا تھا۔ اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ شالباہن نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ میں "یوسا شافت" (یوز آسف) ہوں۔ اور ایک کنواری کے بطن سے میری پیدائش ہوئی (راجہ شالباہن کے حیران ہونے پر) اس نے کہا۔ کہ میں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔ اور میں مذہب کو پاک و صاف کرنے کے لئے آیا ہوں۔ راجہ نے اس سے پوچھا کہ آپ کونسا مذہب رکھتے ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ اے راجہ جب صداقت معدوم ہو گئی۔ اور ملیچھوں کے ملک میں (یعنی ہندوستان سے باہر کے ایک ملک میں) حدود شریعت قائم نہ رہے۔ تو میں وہاں مبعوث ہوا۔ میرے کام کے ذریعہ جب گنہ گار اور ظالموں کو تکلیف پہونچی۔ تو ان کے ہاتھوں سے میں نے بھی تکلیفیں اٹھائیں۔ راجہ نے اس سے (پھر) پوچھا۔ کہ آپ کا مذہب کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میرا مذہب محبت صداقت اور تزکیہ قلوب پر مبنی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ میرا نام عیسےٰ مسیح رکھا گیا اس کے بعد راجہ آداب و تسلیمات بجا لایا اور واپس چلا آیا۔ (بھوشیہ مہاپران صفحہ ۲۸۲ پرب ۳ ادھیائے ۲ شلوک ۲۱ تا ۳۱ مطبوعہ ۱۹۱۰ء در بمبئی)

راجہ شالباہن کے زمانہ کی تعیین

اس حوالہ میں راجہ شالباہن کا ذکر ہے جس کا زمانہ پہلی صدی عیسوی میں متعین کیا جاتا ہے

(۱) چنانچہ زیر لفظ شالیواہن Salivahana کی سنسکرت انگلش ڈکشنری میں لکھا ہے۔ کہ شالیواہن ہندوستان کے ایک مشہور راجہ کا نام ہے۔ جس کی سمت ۷۸ء سے شروع ہوتی ہے۔

(۲) "قدیم تاریخ ہند" از ونسنٹ سمتھ میں لکھا ہے۔ کہ سالواہن کے سمت کی ابتدا ۷۸ء سے ہوتی ہے (اردو ایڈیشن صفحہ ۱۹۸)

(۳) کیمبرج ہسٹری آف انڈیا جلد اوّل صفحہ ۵۸۲ پر لکھا ہے۔ کہ پہلی صدی عیسوی

---

[1] یہ جگہ سرینگر کے شمال مشرق میں بیس میل کے فاصلہ پر ایک گندھک کے چشمہ کے مقام کا نام ہے۔

کسی دن چلے آؤ گے لامحالہ

پڑا جس کو ان کی نگاہوں سے پالا
بالآخر وہ بیمار لے گا سنبھالا

پھٹا تو بہا آنکھ سے اشک بن کر
ہوا دل کی دولت یہی دل کا چھالا

یہ کون آ گیا صبح زیست لے کر
ہؤا میرے تاریک گھر میں اجالا

یہ کس کی نگاہِ کرم نے آکر
دلوں کو محبت کے سانچوں میں ڈھالا

نظر اُس کی شانِ جمالی پہ قرباں
ہمیں جس کی چشمِ مروت نے پالا

ہمیں آپ ناحق بُرا کہہ رہے ہیں
نہ سوچا نہ سمجھا نہ دیکھا نہ بھالا

رہے پیرہن اپنے اُجلے ہی اُجلے
عبث آپ نے ہم پہ کیچڑ اُچھالا

درِ میکدہ سے حذر کرنے والو
کسی دن چلے آؤ گے لامحالہ

عبدالمنان ناہید

کے آخری ربع میں شالباہن نے ساکا قوم کے حملہ آوروں کو کشمیر اور شمالی ہندوستان سے نکال باہر کیا۔

(۲) جیمز پرنسیپ[۱] لکھتے ہیں کہ راجہ شالباہن ۷۸ء کے قریب کشمیر سے رخصت ہوا۔ کیونکہ دکن (جنوبی ہندوستان) میں بغاوت کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

اس تحقیق سے ظاہر ہے۔ کہ شالباہن ہندوستان کے ایک مشہور راجہ کا نام ہے۔ جس کی سمت ۷۸ء سے شروع ہوتی ہے۔ اس سال اس نے ساکا قوم کے خلاف فتح و کامرانی حاصل کی تھی جس کے لئے نئی سمت کا اجرا ہوا۔ یہ راجہ اپنی فتوحات کے سلسلہ میں کشمیر میں آیا۔ اور ۷۸ء کو کشمیر سے رخصت ہوا۔ ظاہر ہے کہ یہ راجہ حضرت مسیح ناصریؑ کا ہمعصر تھا۔ کیونکہ حدیث کی رو سے آپ نے ۱۲۰ یا ۱۲۵ سال عمر پائی۔ حضرت مسیح ناصریؑ کی ملاقات اس راجہ سے ۷۸ء کے لگ بھگ ہوئی۔ جبکہ یہ راجہ کشمیر میں مقیم تھا۔

"ساکا" یا بنی اسرائیل

بھوشیہ پران میں حضرت مسیح ناصریؑ کو "ساکا" قوم کا راجہ لکھا گیا ہے۔ یہاں یہ مدنظر رہے۔ کہ ہندوستانی لٹریچر میں "ساکا" کا نام جہاں ساکا قوم کے لئے استعمال ہوا ہے۔ وہاں ہر باہر سے آنے والی قوم کو بھی "ساکا" نام دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ "ساکا" قبائل بڑے پیمانے پر شمالی ہندوستان میں آ بسے۔ جو لوگ مقامی آبادی میں گھل مل گئے۔ وہ تاریخ میں "انڈو ساکا" یا "انڈو سیتھین" کہلائے لیکن تازہ واردان سیتھین یا "ساکا" نام سے موسوم ہوتے رہے۔ آہستہ آہستہ ہر باہر سے آنے والے کو ساکا پکارا جانے لگا۔ چنانچہ سائیرس کو بھی ہندوستانی لٹریچر میں ساکا قرار دیا گیا۔ کشان بھی کئی دفعہ ساکا[۲] کہلائے یہاں تک کہ مسلمانوں کو بھی بعض دفعہ ساکا کے نام سے ہی پکارا گیا۔ چنانچہ مورخ ہندو لسٹ اے سمتھ اپنی تاریخ "Ancient and Hindu India" میں لکھتے ہیں:-

Indian used the Term Saka vaguely to denote foreigners from beyond the pases (P. 124)

یعنی ہندوستانی لٹریچر میں ساکا کی اصطلاح ہر باہر سے آنے والی قوم کے لئے مستعمل ہے۔

اس وضاحت کو مدنظر رکھتے ہوئے غور کریں کہ ہندوستان کے بنی اسرائیل جن کی ہدایت کے لئے حضرت مسیح ناصریؑ ادھر آئے۔ چونکہ باہر سے آئے تھے اس لئے ان کو ساکا قرار دے کر حضرت مسیحؑ کو اس قوم کا راجہ بیان کیا گیا۔

کشمیر کی تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح شہزادہ نبی اور یوز آسف کے نام سے یہاں مشہور تھے۔ بنی اسرائیل کے لئے آپ مسیح موعود تھے۔ اور بنی اسرائیل میں "مسیح" ان کے بادشاہ کا لقب ہے۔ اس لئے آپ شہزادہ نبی کہلاتے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کو ساکا قوم کا راجہ قرار دیا گیا۔ علامہ ابوریحان البیرونی اپنی معرکۃ الآراء کتاب "کتاب الہند" میں جو کہ ایک ہزار عیسوی میں لکھی گئی۔ لکھتے ہیں:-

"اہل کشمیر اپنے ملک کے دروازوں اور راستوں پر ہمیشہ سخت پہرہ رکھتے ہیں۔ جس سے ان کے ساتھ کسی قسم کی تجارت کرنا مشکل ہے۔ قدیم وقتوں میں وہ ایک دو غیر ملکیوں اور خاص کر یہودیوں کو اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دے دیتے تھے۔"

(کتاب الہند جلد اول صفحہ ۲۰۶۔ بحوالہ راج ترنگنی انگریزی ترجمہ از پنڈت برجیت سیتا رام صفحہ ۲۴۶ حاشیہ)

شہادت ہذا اس امر کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ یہودی کشمیر میں باہر سے آتے تھے۔ اور بلا روک ٹوک ان کے لئے راستے یا دروازے کھلے رکھے جاتے تھے۔

(۲) اسی بھوشیہ پران میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کے ایک مخصوص علاقہ برہم ورت یعنی مشرقی پنجاب کے ایک حصہ کے سوا سارا جگت ملیچھ اور آریہ موسیٰ کے پیرؤں سے بھرا پڑا ہے۔ (بھوشیہ پران پرتی سرگ پرب کھنڈ ۱۔ ادھیائے ۵ شلوک ۳۰)

یہ ترجمہ مہاشہ لکشمن نے اپنے رسالہ "بھوشیہ پران کی آلوچنا" میں دیا ہے جو کہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہودی زمانہ قدیم میں ہندوستان اور دوسرے مشرقی ممالک میں آباد ہو گئے تھے۔

(۳) مزید برآں بھوشیہ پران کے ایک ایڈیشن میں تورات کا ایک اقتباس درج ہے۔ یعنی حضرت آدمؑ سے ابراہیم علیہ السلام کا شجرہ نسب بعینہٖ وہی درج ہے۔ جو کہ تورات کی پہلی کتاب میں دیا گیا ہے۔ یہ حیران کن انکشاف سر چارلس ایلیٹ نے اپنی کتاب "Hinduism and Budhism" (حصہ سوم صفحہ ۴۲۳، ۴۲۴) میں کیا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے ہندو مورخین نے اسرائیلیوں کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر ان کے لٹریچر سے استفادہ کیا ہے۔

یوز آسف

بھوشیہ پران کے زیر نظر حوالہ کی اہمیت اس امر سے بہت بڑھ جاتی ہے۔ کہ اس میں عیسیٰ مسیح کو "یوساشافت" یعنی یوز آسف قرار دیا گیا۔ یہ نام آپ کا ہندوستان میں مشہور ہوا۔ اور اس حوالہ میں وضاحت کر دی گئی۔ کہ یوساشافت یعنی "یوز آسف" اور عیسیٰ مسیح ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں۔ عیسیٰ مسیح نام کی وجہ تسمیہ جو کہ پران میں درج ہے۔ حیران کن حد تک اس امر کی تصدیق کرتی ہے۔ کہ واقعی حضرت عیسیٰ نے اپنی زبان مبارک سے اپنے نام کی یہ تشریح کی ہے۔ اس حوالہ میں حضرت مسیح ناصریؑ کا یہ فقرہ درج ہے۔ کہ میرا کام چونکہ تزکیۂ قلوب پر مبنی ہے۔ اس لئے میرا نام عیسیٰ مسیح رکھا گیا۔ انجیل میں صاف لکھا ہے۔ کہ مسیح کا نام یسوع اس لئے رکھا گیا۔ کہ اس نے لوگوں کو گناہوں سے نجات دینا تھی۔ کیونکہ یسوع کے معنے نجات کے ہیں۔ (متی ۱/۲۱)

مسیح کے معنی بھی انجیل میں اسی قسم کے بیان ہوئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"تو نے راستبازی سے محبت اور بدکاری سے عداوت رکھی۔ اسی سبب سے خدا یعنی تیرے خدا نے خوشی کے تیل سے تیرے ساتھیوں کی بہ نسبت تجھے زیادہ مسح کیا۔"

(نیا عہد بحوالہ عبرانیوں ۱/۹)

عیسیٰ مسیح کی وجہ تسمیہ میں یہ تطابق صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصریؑ کی زبان مبارک کے وہ فقرے ہیں۔ جو کہ شالباہن کی ملاقات کے سلسلہ میں بھوشیہ پران میں درج ہیں۔

سفید لباس

بھوشیہ پران میں یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری سفید لباس میں ملبوس تھے۔ ایک قدیم دستاویز مکتوب سکندریہ میں جس میں حضرت مسیح ناصری کے صلیبی حالات درج ہیں اور جو کہ "واقعات صلیب کی چشم دید شہادت" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح ناصریؑ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ان کے سلسلہ میں واقفین کے لئے سفید لباس کا پہننا ضروری ہے۔ (اردو ترجمہ صفحہ ۲۳) انجیل مرقس کے ایک مکاشفہ میں بھی آپ کے سفید اور براق لباس کا ذکر ہے۔ (مرقس ۹/۴)

فلسطین سے ہجرت

بھوشیہ پران میں لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری ملیچھوں کے ملک میں یعنی کسی غیر ملک میں مبعوث ہوئے۔ وہاں سے ظالموں کی ایذا رسانیوں کے سلسلہ میں آپ نے ہجرت اختیار کی۔ اور ہندوستان میں وارد ہوئے۔

کنز العمال کی روایت میں بھی یہی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی کی۔ کہ آپ اس جگہ کو چھوڑ کر کسی اور جگہ چلے جائیں۔ مبادا آپ پہچانے جائیں اور ایذا دیئے جائیں۔

مضمون کے دوسرے حصہ میں تخت سلیمان واقع کشمیر کے آثار قدیمہ پر بحث ہو گی۔ تاریخ کشمیر سے یہ ثبوت ملتا ہے۔ کہ تخت سلیمان کے کتبات میں اسرائیلی پیغمبر یسوع کے کشمیر میں آنے کا ذکر موجود تھا۔ (باقی)

---

[۱] Essay on Indian Antiquities VOL II P. 15

[۲] ڈی ایل شاہ نے اپنی کتاب Ancient India میں یہ تفصیل دی ہے۔ (ملاحظہ ہو حصہ سوم صفحہ ۸۸ حاشیہ و صفحہ ۲۷۳)

سب سے اہم کام تبلیغ اسلام اور اشاعت اسلام ہے

انیس سالہ بقایا کے احباب اپنے بقائے ۱۵ مئی ۵۶ء تک ادا کرنے کی پوری جدوجہد کریں۔ کیونکہ ۱۵ مئی کے بعد مزید مہلت کا سوال نہ ہو سکے گا۔ سوائے ان احباب کے جو اپنے بھاری بوجھ کے سبب قسط وار ادا کرنے کی منظوری "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" سے حاصل کر چکے ہوں، اور وہ قسطیں باقاعدہ ادا کر رہے ہوں۔ دوسروں کے لئے مزید مہلت کا سوال پیدا نہ ہوگا۔ پس ایسے احباب ۱۵ مئی تک اپنا انیس سالہ بقایا ادا کر لیں۔ تا ان کو فہرست کی اشاعت پر اپنا نام بوجہ بقایا فہرست میں نہ پا کر حسرت سے یہ نہ کہنا پڑے ؎

قسمت کی خوبی دیکھئے ٹوٹی کہاں کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

ان کا دل اور ایمان بھی ندامت محسوس کرے گا۔ پس اس وقت کے آنے سے پہلے اپنا انیس سالہ بقایا صاف کر کے نام درج فہرست کرا لیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

برادرم محمد بشیر الدین صاحب پسر سیٹھ محمد معین الدین صاحب چینہ لنٹہ (دکن) موٹر سائیکل کے حادثہ سے زخمی ہو گئے ہیں۔ اور آجکل عثمانیہ ہسپتال حیدرآباد دکن میں زیر علاج ہیں۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ شیخ نذیر احمد مبشر حیدرآبادی جامعۃ المبشرین ربوہ

اسلام کا تصورِ حیات

ابتدائے آفرینش سے اس وقت تک جس قدر مذاہب دنیا میں پیدا ہوئے یا جتنے نظریے زندگی کے متعلق مختلف افراد نے قائم کئے ان سب کی بنیاد دنیا کے متعلق انسان کے کسی تاریک یا روشن تصور پر ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دنیا ایک عشرت گاہ ہے۔ اور انسان کی تخلیق کا مقصد سوائے اسکے اور کچھ بھی نہیں کہ وہ دنیا میں ہر قسم کی لذت سے بہرہ اندوز ہو۔ ایٹ ڈرنک اینڈ بی میری کا مقولہ ایسے ہی افراد کی تراوشِ فکر کا نتیجہ ہے چنانچہ ابیقور جس کی وفات ۲۵۰ قبل مسیح بتائی جاتی ہے۔ دُنیا کو ایک "لذت کدہ" سمجھتا تھا۔ اس کے نزدیک دنیا کا کامیاب ترین انسان صرف وہ تھا۔ جس کو دنیا میں عیش و عشرت کے مواقع سب سے زیادہ میسر آ سکیں۔

دین و دنیا میں مغائرت

مانی و مزدک نے دنیا کا جو تصور پیش کیا ہے۔ وہ بھی اسی قسم کا ہے۔ مذہبِ لذت کے یہ پیرو دنیاوی لذتوں کی فراوانی ہی کو حیاتِ انسانی کی کامیابی قرار دیتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ انسان پیدا ہی اسلئے ہوا ہے کہ یہاں آ کر عیش کرے۔

دوسری طرف مہاتما بدھ جیسے لوگوں کے نزدیک دنیا "عشرت کدہ" نہیں بلکہ "دار المحن" یا مصیبتوں کا گھر ہے اور جین مت کے بانی کی نگاہوں میں تو دنیا آگ کا ایک کھولتا ہوا سمندر ہے۔ جس سے کنارہ کشی ہی بہتر ہے۔ دنیا سے کنارہ کشی کا یہ تصور جسے "مذہب فراریت" کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ عیسائی راہبوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ملاں پرستوں کی جماعت کی تشکیل کا باعث ہوا۔

جب اسلام آیا تو دنیا کے متعلق اس قسم کے غلط اور متضاد تصورات دھوئیں کی طرح پھیلے ہوئے تھے "مذہب لذت" اور "رہبانیت" دونوں پہلو بہ پہلو چل رہے تھے۔ عیش و عشرت کو زندگی کا واحد مقصد قرار دینے والے اور لالہ رُخ ساقی کے التفات اور آتشِ سیال کے کیف و کم کو اپنی خوش بختی سمجھنے والے لذت پرست، گوشہ نشین راہبوں اور تارک الدنیا سادھوؤں کا مذاق اڑاتے تھے اور یہ زاہدانِ خشک، ان "دنیا داروں" کو بے دین سمجھ کر ان سے نفرت کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ؎

> اہلِ دنیا کافرانِ مطلق اند
> روز و شب در زق زق و در بق بق اند

دین اور دنیا کا یہ غلط تصور اور زندگی کے متعلق یہ بھیانک نظریہ انسانی معاشرے کے لئے ایک لعنت بن چکا تھا اور دنیا اس نفرت و حقارت کے آتشیں سمندر میں جھلس رہی تھی۔

اسلام آیا تو اس نے سب سے پہلے دین و دنیا کی اسی مغائرت کو دور کرنے کی کوشش کی۔ اسلام نے انسان کی تمام صلاحیتوں میں یکسانیت پیدا کرنے کی کوشش کی اور دنیا کا ایسا تصور پیش کیا جو صحیح فطری اور معقول ہے۔

عادلانہ سمجھوتہ

اسلام نے لذت و فراریت یا مادیت اور روحانیت میں عادلانہ سمجھوتہ کرا دیا اور مذہبِ لذت و فراریت کے بین بین ایک ایسا راستہ تجویز کیا۔ جو انسان کی تمام متضاد صلاحیتوں کے لئے سازگار فضا مہیا کرتا ہے چنانچہ سورہ حدید میں اسی حقیقت کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے:

فراریت و رہبانیت، جس کو عیسائیوں نے ایجاد کیا ہے۔ ہم نے اس کا حکم نہیں دیا تھا ان لوگوں نے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے خود ایجاد کیا تھا۔ لیکن اسکو بھی جیسا نباہنا چاہیئے تھا نہ نباہ سکے

ایسا قانون جو نسلِ آبادی کے خلاف کرنے کا ذریعہ ہو اور جس سے یہ دنیا بجائے آباد ہونے کے برباد ہو جائے۔ دنیا میں کیسے چل سکتا تھا۔ اسی لئے اسلام نے لا رھبانیة فی الاسلام کا اعلان کر کے اس کی تردید کر دی اور **الدنیا مزرعة الاخرة** کہہ کر دین اور دنیا کو لازم و ملزوم قرار دے دیا۔

اسلام نے جس طرح فراریت اور رہبانیت کو مذموم قرار دیا ہے۔ اسی طرح مذہبِ لذت یا خالص دنیا داری کی بھی مذمت کی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے "جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینتوں کا طلبگار ہوتا ہے تو ہم اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ اسے دیتے ہیں اور اس معاوضہ میں ان لوگوں کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی ہے۔ لیکن آخرت میں ایسے لوگوں کے لئے دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔"

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

"جو شخص اپنے اعمال کے فوری نتائج چاہتا ہے۔ ہم جتنا چاہتے ہیں اس کے ساتھ تعجیل برتتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد ہم اس کے لئے جہنم کی آگ تیار کرتے ہیں۔ جو اسے جلاتی ہے۔ اس حالت میں کہ وہ ذلیل و خوار ہوتا ہے۔"

ایک اور مقام پر ہے

"جو شخص دنیا کی کھیتی چاہتا ہے۔ ہم اس میں سے دیتے ہیں۔ لیکن پھر آخرت میں اس کا حصہ نہیں ہوتا۔"

رہبانیت اور خالص دنیا طلبی کی اس مذمت کے ساتھ ساتھ ہمیں قرآن پاک میں ایسی سینکڑوں آیتیں ملتی ہیں۔ جن میں تسخیر کائنات کا نظریہ پیش کیا گیا ہے۔ اور انسان کو فراریت اور رہبانیت کے غاروں اور لذتیت کے سنڈاسوں سے نکال کر اجتماعی مخلوق بنانے کی کوشش کی گئی ہے

اسلام کہتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہے وہ انسان کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ چاند سورج ہی نہیں بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی عملداری میں دے دیا گیا ہے۔ زمین پہاڑ دریا چوپائے، پھل پھول اور لعل و جواہرات سب اسی لئے ہیں کہ انسان ان سے فائدہ اٹھائے۔ لیکن صرف ایک شرط ہے وہ یہ کہ ان کے استعمال پر چند پابندیاں لگا دی ہیں۔ جائز فائدہ اٹھانے کی اجازت عام ہے۔ اور ناجائز ذرائع استعمال کرنے سے سختی کے ساتھ روک دیا گیا ہے۔

سورہ لقمان میں ہے خدا نے تمہارے لئے زمین و آسمان کی تمام چیزیں مسخر کر دیں اور تمہارے اوپر اپنی ہر قسم کی ظاہری و باطنی نعمتیں پوری کر دیں۔

> دنیا بھی اک بہشت ہے اللہ رے کرم
> کن نعمتوں کو حکم دیا ہے جواز کا

اسلام نے دنیا کو نہ تو ابیقور اور مانی و مزدک کی طرح "عشرت کدہ" قرار دیا ہے اور نہ بدھ اور وردھمان کی طرح "جہنم زار" بلکہ اسے آخرت کی کھیتی کہا ہے آپ حالات کے مطابق جائز ذرائع استعمال کر کے کھیتی سے حسبِ منشا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

علامہ ابراہیم دنبلی نے درنجفیہ میں امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا ایک خطبہ نقل کیا ہے جس میں زندگی کے متعلق اسلامی تصور کا تفصیلی ذکر ہے۔ علامہ ابراہیم اس خطبے کے بعد لکھتے ہیں۔

"شریعت یہ نہیں چاہتی کہ بالکل دنیا کو چھوڑ دیا جائے۔ شریعت اجتماعی زندگی کی حامی ہے تاکہ ایک دوسرے کے اشتراک سے نوعِ انسانی کی بقا ہے۔ دنیا سے بالکل علیحدگی سے نظامِ ہستی میں خلل پڑ جائے گا شریعت میانہ روی چاہتی ہے۔ اور اس کی خواہش یہ ہے کہ دنیا کا استعمال قوانینِ شریعت کے ماتحت کیا جائے۔"

علامہ ابو الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں دنیا کے متعلق حضرت علی علیہ السلام کا نظریہ ان الفاظ میں پیش کیا ہے امیر المومنین فرماتے ہیں:

"یہ دنیا عاشقانِ خدا کی عبادت کی جگہ ہے۔ یہ ملائکہ کی دعا کا مقام ہے۔ یہ وحی الٰہی کے نازل ہونے کی جگہ ہے یہ عاشقانِ خدا کی تجارت کی منڈی ہے۔ وہ اسی دنیا میں خدا کی رحمت حاصل کرتے ہیں۔ انہیں اسی دنیا میں جنت نفع میں ہاتھ آتی ہے۔"

یہ دنیا ہے۔ اور زندگی کا فانی دنیا کے متعلق صحیح اسلامی تصور۔ اگر انسان کے اپنی کامیابی و ناکامی اور زندگی و موت کے صحیح تصورات دنیا کی حقیقت سے ہم آہنگ بھی ہیں تو دنیا حقیقت میں حقیقت ہے، سراب نہیں ہے۔ شرط یہ ہے۔ کہ انسان کو تکمیل فرائض کا احساس ہو۔ وہ اس دنیا کو آنے والی زندگی کا زینہ سمجھتا ہو نہ کہ محض "لذت کدہ" یا "جہنم زار"

(فردائے پاکستان ۱۶ اپریل ۱۹۵۶ء)

ضروری اعلان

یہ مہینہ ہمارے مالی سال کا آخری مہینہ ہے اس لئے تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ چندہ کی وصول شدہ رقوم جلد جلد یہاں بھیجیں تا وہ تمام رقوم اس سال کے حساب میں شمار ہو جائیں۔ شہری جماعتیں خاص طور پر کوشش فرمائیں کہ ان کے احباب کے بقایاجات کی رقوم ۳۰ اپریل ۵۶ء تک داخل خزانہ ہو جائیں دیہاتی جماعتوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ربوہ کے ڈاکخانہ سے منی آرڈر تقسیم ہونے میں بعض دفعہ دس بارہ دن تک دیر ہو جاتی ہے۔ تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ بقایاجات وصول کرنے کی کوشش کریں اور وصول شدہ رقم جلد سے جلد یہاں بھجوانے کا انتظام کریں کوئی جماعت کوئی رقم روک نہ رکھے خواہ وہ جس تاریخ کے بعد ہی وصول ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کیلئے بہترین وقت

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اپنے الفاظ میں)

حضور فرماتے ہیں:۔ "قربانی کا بہترین وقت جنوری سے لے کر جون تک ہوتا ہے۔ خرچ کم ہوتا ہے زمینداروں کی دو فصلوں کی آمد اس عرصہ میں آجاتی ہے اور پھر تازہ وعدہ کی وجہ سے دلوں میں جوش ہوتا ہے جو اس وقت کو گذار دیتا ہے وہ اپنے آپ کو وعدہ خلافی کے خطرہ میں ڈال دیتا ہے"

۲۔ اس وقت دفتر اوّل سال ۲۲ اور دفتر دوم سال ۱۲ کے چار ماہ گذر چکے ہیں اور جماعتوں کی طرف سے ان کے وعدوں کی کم از کم ایک تہائی رقم آج تک وصول ہو جانی چاہیئے تھی لیکن وہ نہیں ہوئی۔ بلکہ اوسطاً چالیس ہزار روپیہ کم وصول ہوا ہے جو بہت تشویش کا موجب ہے۔

۳۔ بیرونی مشنوں کو ان کے ضروری اخراجات فوراً بھجوانے ہیں۔ مبلغین کو بروقت اخراجات کا نہ بھجوانا مشن کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے جسے کوئی غیور احمدی پسند نہیں کرے گا۔ اس لئے (۵) بالعموم توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ اور اشاعت اسلام کے مقدس فریضہ کے بارے میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے کئے ہوئے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر کے سرخروئی حاصل فرمائیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کو تمام احباب عموماً اور زمیندار طبقہ بالخصوص یاد رکھے کہ:۔

"قربانی کرنے کا بہترین وقت جنوری سے لے کر جون جولائی تک ہوتا ہے"

۴۔ بظاہر صورت گندم کا بھاؤ اس سال گذشتہ سالوں کی نسبت گراں رہتا نظر آتا ہے اس لئے مناسب یہی ہے کہ زمیندار احباب اپنے چندہ تحریک جدید کے وعدوں کو سو فیصد گندم کی فصل سے ادا فرمائیں۔ ایک طرف فریضہ پورا ہو جائے گا اور دوسری طرف حضرت اقدس کے ارشاد مبارک کی تعمیل کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔

۵۔ روپیہ کی بہت سخت ضرورت ہے۔ عین دینی ضرورت کے وقت اسلام کے شیدائی اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر بھی دینی ضرورتوں کو پورا کر کے دکھا دیتے ہیں کہ اس زمانہ میں یہی لوگ آیت ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ (ترجمہ وہ اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ انہیں ایسا کرنے میں خود بھوکا اور ننگا رہنا پڑے) کے سچے مصداق ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو رمضان المبارک کی بے شمار نعمتوں سے مالا مال کرے اور حقیقی عید کا مستحق بنائے آمین یا رب العلمین۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

(۵) [illegible]

درخواست دعا

میرا لڑکا تصویر الرحمن کرہائی اسٹری کے مقابلہ کے امتحان میں شمولیت کر رہا ہے۔ میں ایک غریب بیوہ آٹھ بچوں کی ماں ہوں جن کی بمشکل پرورش کر رہی ہوں۔ میں بزرگان سلسلہ اور دیگر بھائی بہنوں کی خدمت میں معروض ہوں کہ وہ میرے بچہ کے امتحان میں اعلیٰ نمبر دن میں کامیاب ہونے کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ بیوہ شیخ عبد الرحمن صاحب مرحوم (بی اے۔ ایل ایل۔ بی) سیالکوٹ

ولادت

بیروت سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عزیزم شیخ نور احمد منیر مقیم بیروت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۸ مارچ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب بچہ اور زچہ کی صحت یابی اور درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ نومولود کا نام شمس تجویز کیا گیا ہے نومولود مکرم برادرم پیر مظہر الحق صاحب ربوہ کا نواسہ اور خاکسار کا پوتا ہے (خاکسار شیخ محمد الدین سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ میں تقسیم انعامات کی تقریب

۱۱ اپریل جامعہ نصرت کی چوتھی سالانہ تقریب تقسیم انعامات لجنہ اماء اللہ ہال میں منعقد ہوئی۔ اس کی صدارت کے لئے ہماری معزز مہمان مس منگت رائے لاہور سے تشریف لائیں۔ وہ کینئرڈ کالج فار ومن کی پرنسپل ہیں اور علمی حلقوں میں کافی شہرت رکھتی ہیں۔

یہ تقریب ساڑھے ۱۰ بجے تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ پھر پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت نے کالج کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں انہوں نے بیان کیا کہ کس طرح قلیل عرصہ میں کالج نے مختلف شعبوں میں ترقی کی ہے اور کالج کی عمارت مکمل نہ ہونے کی وجہ سے انہیں کن کن تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ازاں بعد مس منگت رائے نے انعامات تقسیم کئے جو نہایت قرینہ سے ایک طرف میزوں پہ سجائے گئے تھے۔ آخر میں انہوں نے دفعیہ لے ایف۔ اے اور بی۔ اے کی پاس شدہ لڑکیوں کو سرٹیفکیٹ اور انعامات حاصل کرنے پہ مبارکباد دی اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری تعلیم میں کچھ ایسی کمی پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے چند سالوں کے اندر اندر ایسی ہولناک جنگیں چھڑ گئی ہیں ورنہ علم لڑنا جھگڑنا نہیں سکھاتا۔ اور تعلیم یافتہ انسان ہمیشہ امن کا خواہاں رہا ہے

تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے اس بات پہ زور دیا کہ ہمیں بہترین لٹریچر کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور ہر کام کی ابتدا سے قبل خود یہ سوال کیا کریں کہ آیا یہ اقدام بہتر ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا مجلسی زندگی میں اتحاد اور تعاون کے اصول پہ عمل پیرا ہو کر ہم قومی مقاصد پہ ذاتی مقاصد کو ترجیح دینے سے بچ سکتے ہیں اور خود غرضیوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں جو جنگ اور باہمی منافرت کا سب سے بڑا سبب ہے

بعد ازاں اس بات پہ خاص زور دیا کہ اساتذہ اور طالبات کوشش کریں کہ وہ اپنی منزل مقصود کو پا سکیں اور اساتذہ اس منزل کے حصول کو ان کے لئے آسان تر کر سکیں اور اس کے لئے ذہنی ہم آہنگی اور یکجہتی کو انہوں نے لازمی امر قرار دیا۔ انہوں نے اس بات پہ بھی زور دیا کہ قومی مفاد کو انفرادی مفاد پہ ترجیح دی جائے۔ آخر میں قومی ترانہ ہو کر یہ تقریب ختم ہوئی۔

۱۲ بجے کے قریب مہمان بہنیں کالج تشریف لے گئیں۔ جہاں دو کمروں میں ہسٹری اور جغرافیہ کے لیکچرار نے چھوٹے پیمانے پہ نمائش لگائی ہوئی تھی۔ ہسٹری روم میں پرانے سکے موہنجو داڑو کی شبیہ اور طالبات کے بنائے ہوئے نقشہ جات تھے۔ اس کے علاوہ پاک و ہند ہسٹری کے چند ایک دور Tableau کی صورت میں دکھائے گئے تھے۔ نمائش پاکستانی مصنوعات پہ مشتمل تھی۔ ان تمام اشیاء کو بہت محنت سے اکٹھا کرایا گیا تھا۔ طالبات کے بنائے ہوئے چارٹ بھی تھے۔ تمام مہمان اس نمائش کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔

ایک بجے کے قریب پر تکلف لنچ دیا گیا اور یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

محترمہ مس منگت رائے شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر تعلیم کی معیت میں دفاتر تعلیم الاسلام ہائی سکول گرلز ہائی سکول ٹی آئی کالج اور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ دیکھ کر بہت مسرور ہوئیں۔

باہر سے آنے والے مہمانوں میں مس صوبے خان جنرل سیکرٹری A.P.W.A۔ مسز صدیقی انسپکٹر آف سکولز اور بیگم شمشاد علی خاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۳۱۶ میں نصرت جبین بنت ڈاکٹر اعظم علی خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ طالبہ گرلز سکول عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے ماہوار آمد بطور جیب خرچ والد صاحب مکرم کی طرف سے ۱۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اس آمد کے 1/10 حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ نیز میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ زندگی میں آئندہ جو میری جائیداد پیدا ہوگی۔ اس کی اطلاع باقاعدہ دفتر وصیت کو تحریر کر دوں گی۔

الامتہ:۔ نصرت جبین بقلم خود
گواہ شد:۔ ڈاکٹر اعظم علی خاں بقلم خود والد موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا حال گجرات۔

نمبر ۱۴۳۳۶ میں امیر عالم ولد شیخ ولی محمد صاحب قوم جٹ مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن لیہ ڈاکخانہ لیہ ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت ... ۱۲۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ امیر عالم ولد ولی محمد صاحب مکان ۹۲/۲ لیہ ضلع مظفر گڑھ
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت حال وارد لیہ ضلع مظفر گڑھ
گواہ شد:۔ فضل الرحمن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیہ وارڈ ۲۔

نمبر ۱۴۳۱۰ میں خالد سیف اللہ خاں ولد رحمت اللہ خاں شاکر قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کچہری بازار لائل پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ مجھے اس وقت اپنی ملازمت سے ۲۰۰/- روپے صرف تنخواہ ماہوار ملتی ہے میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی نیز میرے مرنے پر بھی جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی 1/10 حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ خالد سیف اللہ خان کچہری بازار لائل پور۔ گواہ شد:۔ فضل کریم سکرٹری وصایا بقلم خود۔
گواہ شد:۔ محمد یوسف بقلم خود

نمبر ۱۴۳۴۳ میں عبد الرحمن خاں ولد اللہ دتہ قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میرے پاس کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ماسوائے اثاث البیت قیمتی ۲۰۰/- روپے کے اور کوئی نہیں ہے۔ میری تنخواہ ماہوار ۱۱۴/- روپے ہے۔ جس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان مقام ربوہ کرتا ہوں چنانچہ میں عشر حصہ آمدنی ماہوار ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مذکور کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی رقم بطور حصہ جائداد اپنی زندگی میں صدر انجمن احمدیہ مذکور کو ادا کر دوں اس قدر رقم وصیت کردہ جائداد کے عشر حصہ میں سے منہا تصور ہوگی۔

العبد عبد الرحمن خاں۔
گواہ شد غلام احمد ہیڈ ورکیٹ بمقام فارم ۲۵؍۸
گواہ شد۔ چراغ دین ایس۔ وی ٹیچر ہائی سکول فارم ۲۵؍۸

نمبر ۱۴۳۴۶ میں حامد احمد خاں ولد نواب محمد احمد خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ طالبعلم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ خدا کے فضل سے میرے والد زندہ ہیں اور وہی جائداد کے مالک ہیں۔ وہ موصی ہیں۔ اس وقت ماہوار وظیفہ ۳۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد حامد احمد خاں بقلم خود
گواہ شد بقلم خود علی محمد دار الصدر غربی ربوہ
گواہ شد شاہد احمد خاں ۱۰۸ ایسی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

نمبر ۱۴۳۴۵ میں شاہد احمد خاں پاشا ولد نواب محمد عبد اللہ خاں قوم افغان پیشہ طالبعلم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۰۸ ایسی ماڈل ٹاؤن لاہور ڈاکخانہ ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری ذاتی جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے میرے والد صاحب زندہ ہیں اور وہی جائداد کے مالک ہیں اور خدا کے فضل سے موصی ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد جیب خرچ ۷۵/- روپے ہے میں خدا کو حاضر ناظر جان کر وعدہ کرتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں میں اپنی آمدن کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد شاہد احمد خاں پاشا۔
گواہ شد مرزا مبارک احمد بیت العافیت ربوہ
گواہ شد بقلم خود علی محمد محلہ دار الصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ

نمبر ۳۸۵۲ میں غلام قادر ولد چوہدری غلام دین صاحب قوم جٹ کاہوں پیشہ زمیندارہ عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن چک ۱۹۲ مراد ڈاکخانہ منڈی حاصل پور ضلع بہاولپور صوبہ ریاست بہاولپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد چھ ایکڑ واقعہ چک ۱۹۲ مراد ضلع بہاولپور۔ ریاست بہاولپور میں ہے۔ جس کی قیمت مبلغ ۲۵۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ ایک راس بھینس اور تین راس جھوٹیاں ہیں۔ جن کی قیمت مبلغ پانصد روپیہ ہے۔ کل میزان تین ہزار روپیہ ہوتی ہے میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد غلام قادر بقلم خود
گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری اللہ بخش چک ۱۹۲ مراد ضلع بہاولپور
گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری کریم بخش چک ۱۹۲ مراد ضلع بہاولپور

مغربی پاکستان اسمبلی کے عام انتخابات سال رواں کے آخر میں ہوں گے

انتخابات کے جلد انعقاد کی راہ میں عملی دشواریاں حائل ہیں!

لاہور ۱۹ اپریل۔ وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خاں صاحب نے اعلان کیا ہے۔ کہ مغربی پاکستان اسمبلی کے عام انتخابات سال رواں کے آخر میں ہوں گے۔ ڈاکٹر خاں صاحب نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بعض عملی مشکلات کے پیش نظر عام انتخابات حسب توقع آخر سال سے پہلے نہیں ہو سکتے۔

وزیر اعلیٰ کراچی اور سابق صوبہ سندھ کے بعض علاقوں کے مختصر دورہ کے بعد کل یہاں پہنچے۔ آپ نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ عبوری اسمبلی کو خواہ توڑ دیا جائے یا اسے رہنے دیا جائے۔ انتخابی پروگرام میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

آپ نے اپنے اس خیال کا پھر اعادہ کیا کہ ملک میں جمہوریت کی نشوونما کے لئے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات بہت ضروری ہیں۔ آپ نے کہا۔ میرا وزیر اعلیٰ رہنے کا سب یہی برداشت ہے

وزیر اعلیٰ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ نواب کالاباغ جنہوں نے وزیر کی حیثیت سے حلف اٹھانا تھا۔ اب کابینہ میں شامل نہیں ہوں گے۔ آپ نے کہا۔ نواب کالاباغ کا انکار قطعاً ذاتی وجوہ کی بناء پر ہے۔ ڈاکٹر خان صاحب کا کہنا ہے کہ نواب آف کالاباغ نے ان سے مکمل حمایت و تعاون کا وعدہ کیا ہے

وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان نے خیال ظاہر کیا کہ ملکی سیاسیات بڑی صاف اور صحت مند ہو جائیں۔ بشرطیکہ لیڈر حضرات اپنے اپنے "ڈرائینگ روم" سے نکل آئیں۔ اور عوام سے رابطہ پیدا کریں۔ ان کی مشکلات کو محسوس کریں۔ اور ان کی حالت سدھارنے کے اقدامات کریں۔ ڈاکٹر خاں صاحب نے اس نظریہ کا اعادہ کیا کہ اقتدار اعلیٰ عوام کو حاصل ہے اور وہی حقیقی مالک ہیں۔ جو ان سے دور رہتا ہے۔ وہ کبھی لیڈر ہونے کا دعوےٰ نہیں کر سکتا۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی قوانین

نئی دہلی ۱۹ اپریل۔ ہندوستان کے وزیر داخلہ پنڈت گووند بلبھ پنت نے کل لوک سبھا میں بتایا ہے کہ بعض ہندوستانی قوانین مقبوضہ کشمیر میں نافذ کر دئے گئے ہیں۔ ان قوانین میں پولیس ایکٹ، زر مبادلہ، بیمہ اور تمباکو وغیرہ سے متعلق ضوابط بھی شامل ہیں۔

اعانت الفضل

(۱) مکرم لفٹیننٹ سید نعمت اللہ شاہ صاحب نے مبلغ پانچ روپے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے بھجوائے ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے کہ احباب جماعت ان کے لئے اور ان کی اہلیہ محترمہ کے لئے دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمادے۔ اور صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔

(۲) والدہ صاحبہ محمد امین صاحب گوجرانوالہ نے اپنے بیٹے محمد امین صاحب کی شادی کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے اس لئے ارسال فرمائے ہیں کہ ان کی طرف سے ان کے ارسال کردہ پتہ پر ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔

(۳) سید مشتاق احمد صاحب آف جہلم نے اعانت الفضل کے سلسلہ میں پانچ روپے ارسال کئے ہیں ان کی طرف سے بھی کسی مستحق دوست کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کیا جا رہا ہے۔

دوسرے احباب بھی اخبار الفضل کی اس رنگ میں اعانت فرماتے رہیں اور خطبہ نمبر کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچانے کے سامان کر سکتے ہیں

(مینیجر الفضل)

بلگانن اور کرسچیف لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۱۹ اپریل روس کے وزیر اعظم مارشل نکولائی بلگانن اور کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سکرٹری مسٹر کرسچیف کل برطانیہ کے دس روزہ دورہ پر لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن نے روسی لیڈروں کا استقبال کیا اور ایک مختصر سی تقریر میں امید ظاہر کی کہ روسی لیڈروں کے دورہ برطانیہ سے دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔ روسی لیڈر کل صبح پورٹس متھ پہنچے تھے جہاں وہ بذریعہ ٹرین لنڈن آئے لنڈن کے وکٹوریہ سٹیشن سے باہر تماشائیوں کو مہمانوں سے قریباً ڈیڑھ ڈیڑھ سو گز کے فاصلہ پر روکا گیا۔ تماشائیوں میں سے بعض نے تمسخر آمیز نعروں سے روسی لیڈروں کا استقبال کیا

امریکہ معاہدہ بغداد کے ممالک کو فوجی امداد دیتا رہے گا

اقتصادی کمیٹی میں امریکہ کی مکمل رکن کی حیثیت سے شمولیت

تہران ۱۹ مارچ۔ امریکہ معاہدہ بغداد کی اقتصادی کمیٹی کا مکمل رکن بن گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کا ایک نمائندہ تخریبی سرگرمیوں کی روک تھام سے متعلقہ کمیٹی میں ایک مبصر کی حیثیت سے شامل ہوگا۔

کل معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے اجلاس کے بعد ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں معاہدہ بغداد میں امریکی دلچسپی کی وضاحت کی گئی ہے اور اس معاہدہ کو امریکی پالیسی کے عین مطابق قرار دیا گیا ہے۔ اقتصادی کمیٹی میں امریکہ کے مکمل رکن کی حیثیت سے شمولیت کی تجویز کل کونسل کے اجلاس میں پیش کی گئی تھی۔ معاہدہ کی شرائط میں اس امر کی گنجائش ہے کہ کوئی وہ ملک بھی معاہدہ کی مختلف کمیٹیوں کا رکن بن سکتا ہے جو معاہدہ میں شامل نہ ہو۔

امریکی امداد کے تحت سوتی کپڑے اور سوت کے سودوں کی میعاد میں توسیع

کراچی ۱۹ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق سات ملکوں سے امریکی امداد کے اجازت ناموں کے تحت سوتی کپڑا سوت اور سوتی دھاگہ کی درآمد کے سلسلہ میں سودوں اور ادائیگیوں کی میعاد بڑھا دی گئی ہے۔ اعلان کے مطابق جاپان برطانیہ۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ اٹلی۔ فرانس اور لبنان کی تجارتی فرموں سے سودوں وغیرہ کی میعاد اب ۳۰ اپریل تک توسیع کر دی گئی ہے ان سودوں کے سلسلہ میں ادائیگیاں مزید ایک ماہ تک ہو سکیں گی۔

بھارت کی اقتصادی صورت حال کا جائزہ

واشنگٹن ۱۹ اپریل۔ بھارت کی اقتصادی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے عالمی بینک نے ایک وفد روانہ کیا ہے جو کل دہلی پہنچ جائیگا۔ یہ وفد حکومت ہند کی دعوت پر بھیجا گیا ہے۔ اور ہندوستان میں دو ہفتے قیام کرے گا۔

کشمیر کے متعلق سعودی عرب ریڈیو کا تبصرہ

جدہ ۱۹ اپریل۔ سعودی عرب ریڈیو نے بنڈونگ کانفرنس کی قراردادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر حل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ ریڈیو نے اپنے ایک تبصرہ میں کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر ایشیا میں ایک زبردست کشیدگی کی وجہ بنا ہوا ہے۔ کیونکہ ہندوستان اپنے وعدوں سے منحرف ہو گیا ہے اور اس نے متنازعہ فیہ مسائل پر ثالثی منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

پاکستانی سرحدوں پر تازہ ترین حادثات اور کشمیر کے متعلق بھارتی رویہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ریڈیو نے کہا ہے۔ کہ پاک ہند سرحدوں پر کشیدگی کی وجہ سے ہر عرب اور ہر مسلمان کو تشویش لاحق ہو گئی ہے۔ آخر میں ریڈیو نے امید ظاہر کی کہ مسئلہ کشمیر ثالثی کے ذریعے تسلی بخش طور پر حل ہو جائے گا۔

عالمی عدالت کے اختیار کو چیلنج

نئی دہلی ۱۹ اپریل۔ وزیر اعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو نے لوک سبھا میں اعلان کیا ہے کہ عالمی عدالت کو پرتگال کی اس شکایت پر غور کرنے کا کوئی اختیار نہیں جو کہ پرتگال نے ہندوستانی علاقہ سے ہو کر پرتگالی علاقہ سے گذرنے کے حق کے متعلق پیش کی ہے۔

مسٹر بروہی صوبائی حکومت کی وکالت کریں گے

ڈھاکہ ۱۹ اپریل۔ حکومت مشرقی پاکستان نے سابق مرکزی وزیر قانون اور ممتاز قانون دان مسٹر اے کے بروہی کو تنسیخ زمینداری کے مقدمہ کی پیروی کے لئے اپنا سپیشل کونسل مقرر کیا ہے۔ یہ مقدمہ ڈھاکہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔